

تعلیمی اداروں میں سزا کا اسلامی تصور

مولانا سعید الحق جدون

تعلیمی اداروں میں تعلیم کے لیے تشدد اور مار پیٹ کا تصور بہت شدید قسم کی وابستگی رکھتا ہے لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ چکی ہے کہ سخت مار کے بغیر بچے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ ایک غلط تصور ہے۔ اس سے بچے کو تعلیم سے نفرت بھی ہو سکتی ہے اور بہت سے بچے تعلیمی سلسلے کو ادھورا چھوڑ کر بھاگ بھی جاتے ہیں۔

درس و تدریس کے سلسلے میں قرآنی تعلیمات یہ ہیں کہ آپ نرم خوئی اور رحم دلی سے کام لیں اور درشت مزاجی سے گریز کریں۔ اللہ تعالیٰ پیغمبر علیہ السلام کو فرماتے ہیں: ”پس اللہ کی رحمت ہی تھی جس کی بناء پر آپ لوگوں کے لیے نرم خو ہو گئے اور اگر آپ درشت مزاج اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے۔“ اسی طرح پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ”میں ہر معاملہ میں آسانی کرنے والا استاد بنا کر بھیجا گیا ہوں“ ان واضح ارشادات کی روشنی میں تعلیم کو مارنے سے نہیں بلکہ پیار سے عام کرنے کی ضرورت ہے۔

آج المیہ یہ ہے کہ بعض اساتذہ بچوں کو بڑی بے رحمی سے مارتے ہیں اور جب چھڑی اٹھاتے ہیں تو روئی کی طرح دھنک کر رکھ دیتے ہیں ان کو اس وقت کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ چھڑی بچے کے جسم پر کہاں لگ رہی ہے، اس سے نقصان کا اندیشہ ہے بعض اساتذہ کو دیکھا گیا ہے کہ وہ بچوں کی ہڈی پر زور زور سے چھریاں مارتے ہیں، بچوں کو تھپڑ، ککے، گھونے اور لاتیں مارتے ہیں۔ بچوں کے ہاتھ پاؤں کو بے دردی سے مروڑتے ہیں یہ سب چیزیں قرآن و سنت، خلف و سلف کے افکار اور فقہ اسلامی کے سراسر خلاف ہے۔

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ طلباء کرام کو جرائم پر سزا دی جاسکتی ہے، اسی طرح علم و ادب سکھانے کے لیے بھی بقدر ضرورت سزا کی اجازت ہے جس کے لیے شریعت نے حد مقرر کی ہے۔ جرائم پر سزا کا تصور قرآن نے تسلیم کیا ہوا ہے مثلاً خاوند کو اجازت ہے کہ وہ اپنی بیوی کو تعظیم کے دائرے میں رکھے۔ نفسیاتی سزا کے طور پر اس سے ہم

بستری نہ کرے، اگر نسیانی سزا دینا چاہیے تو اس کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ بچوں کو راہ راست پر لانے کے لیے مارے۔ اس معاملہ میں جس حدیث کا حوالہ آتا ہے اس کے مطابق بچوں کو سات سال کی عمر میں کہنا چاہیے کہ وہ نماز پڑھیں اور دس سال کی عمر میں انہیں مارنے کا بھی حق ہے۔ شارحین حدیث نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ بچوں کو تعلیمی اداروں میں مارنا اسلامی تعلیمات سے روگردانی نہیں ہے البتہ کڑی سزا بچوں کو مرعوب کرنے کے لیے موقع بہ موقعہ نہ اچھلانا مضر اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

سزا فقہ اسلامی کی روشنی میں :..... فقہ اسلامی میں یہ تصریح موجود ہے کہ اساتذہ کی اول ذمہ داری یہ بنتی ہے کہ اپنے شاگردوں کو بہت شفقت سے پڑھانے کا اہتمام کریں و قفا و قفا ان کو ترغیب دینے اور شوق دلانے کا سلسلہ رکھیں۔ اگر کبھی غلطی ہو جائے تو زبانی سمجھانے کی کوشش کریں اگر سمجھانا مفید نہ ہو تو زبانی تنبیہ کریں کچھ ڈانٹ پلا دیں (لیکن تنبیہ اور ڈانٹ میں غیر مہذب کلمات استعمال کرنے سے اجتناب کریں) اگر یہ بھی مفید نہ ہو تو پھر بوقت ضرورت بقدر ضرورت سزا دینے کی بھی گنجائش ہے مگر سزا دینے میں چند باتوں کی احتیاط کی جائے۔

(۱)..... اتانہ مارا جائے کہ جسم پر کوئی گہرا نشان ہو جائے۔ علامہ حصکلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : ”إذا ضرب المعلم الصبي ضرباً فاحشاً فإنه يعزرو يضمنه لومات“ جب استاد بچے کو سخت مارے تو اس استاد کو تعزیر کیا جائے گا اگر بچہ مر گیا تو وہ اس کا ضامن ہوگا۔ علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

”ليس له أن يضربها في التاديب ضرباً فاحشاً وهو الذي يكسر العظم أو يحرق الجلد أو يسوّده“ [رد المختار : ۷۹/۴] ”استاد کے لیے یہ جائز نہیں کہ استاد شاگرد کو ادب دلانے کے لیے سخت مارے، سخت مارنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ہڈی ٹوٹے، کھال اکھڑے یا کھال سیاہ ہو جائے۔“

۲..... سزا بچے کے تحمل سے زیادہ نہ ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک معلم سے فرمایا : ”إنساك أن تضرب فوق الثلاث فإنك إذا ضربت فوق الثلاث اقتضى الله منك“۔ [رد المختار : ۷۶/۶]

تین ضرب سے زیادہ مت مارو اگر تم تین ضرب سے زیادہ مارو گے تو اللہ تعالیٰ تم سے قصاص لے گا۔

۳..... چہرے پر نہ مارا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چہرے پر مارنے کی ممانعت اس وجہ سے ہوئی ہے کہ یہ اعظم الاعضاء ہے اور اجزاء شریفہ اور لطیفہ پر مشتمل ہے اگر کسی نے چہرے پر تھپڑ مارا تو اس پر ضمان لازم ہے جیسا کہ علامہ ابن عابدین نے اس بات کی تصریح کی ہے : ”فلو ضربه على الوجه أو على المذاكير يجب الضمان بلا خلاف“۔ [رد المختار : ۷۶/۵]

اگر کسی کو چہرے پر مارا یا اندام مخصوصہ پر تو اس پر بغیر کسی خلاف کے ضمان واجب ہوگی۔

۴..... بلا تصور نہ مارا جائے۔ اگر کسی استاد نے بلا تصور بچے کو مارا تو یہی استاد سزا پانے کے قابل ہے۔ شامی میں

ہے: ”اذا ضربها بغير حق وجب عليه التعزير وإن لم يكن فاحشا“ [۷۹/۴] جب (بچے) کو بغیر قصور مارا تو اس پر تعزیر واجب ہوگی اگرچہ اس نے سخت نہیں مارا ہو۔

در مختار کے اس قول: ”لہ! کراہہ طفله علی تعلیم القرآن وادب وعلم“ سے معلوم ہوتا ہے کہ بدتمیزی کرنا اور سبق میں کوتاہی کرنا دونوں قصور ہیں جن کی وجہ سے بچوں کو سزا دینا جائز ہے۔

۵..... سزا ضرب معقار سے زیادہ نہ ہو خواہ کیفا ہو (جیسے بچے کو الٹا مارنا) خواہ کما ہو۔ (جیسے تین ضربوں سے زیادہ مارنا) خواہ خلا ہو (جیسے چہرے اور اندام مخصوصہ پر مارنا) شامی میں ہے کہ اگر کسی نے ضرب معقار سے زیادہ مارا تو اس پر ضمان واجب ہوگا۔

سزا اور جدید تعلیمی نفسیات کی تحقیق: جدید تعلیمی نفسیات کی تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ طلبہ کو اخلاقی جرائم پر سزا دی جاسکتی ہے اس کے علاوہ جسمانی سزا طلبہ کے تعلیمی عمل پر برا اثر ڈالتی ہے، لہذا حتی الامکان جسمانی سزا سے معلم گریز کرے۔ سزا طالب علم کی عزت نفس اور خودداری مجروح کرتی ہے، استاد کے خلاف نفرت پیدا کرتی ہے اور بسا اوقات طالب علم سلسلہ تعلیم ہی ختم کر دیتا ہے، لہذا استاد کو بچوں کی نفسیات سے پوری طرح واقف ہونا چاہیے۔ امام غزالی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تدریس کے دوران استاد کو طالب علم کی نفسیات کے مطابق اپنے تدریسی امور سرانجام دینے چاہیں۔

مسلمان مفکرین تعلیم اور سزا:

(۱) ابن خلدون: ”خوب یاد رکھیے کہ تعلیم کے سلسلے میں بے جا مار پیٹ اور ڈانٹ ڈپٹ مضر ہے خصوصاً چھوٹے بچوں کے حق میں۔ کیونکہ یہ استاد کی تاہلی اور غلط تربیت کی نشانی ہے۔ جن کی نشوونما ڈانٹ ڈپٹ اور قہر و تشدد سے ہوتی ہے خواہ وہ پڑھنے والے بچے ہوں یا لونڈی غلام یا نوکر چاکر، ان کے دل و دماغ پر استاد کا قہر ہی چھایا ہوتا ہے۔ بے چاروں کی طبیعت سمجھ کر رہ جاتی ہے امنگ و حوصلہ پست ہو جاتا ہے۔ شوق و دلچسپی جاتی رہتی ہے اور طبیعت میں مستی پیدا ہو جاتی ہے بلکہ بعض اوقات تو دماغ معطل ہو کر رہ جاتی ہے۔ تشدد سے جھوٹ اور بد باطنی پیدا ہوتی ہے اور خودداری سلب ہو جاتی ہے گویا جبر و تشدد بچوں کو کفر و فریب اور غابازی کی تعلیم دیتا ہے۔“ [مقدمہ ابن خلدون حصہ دوم ص ۴۶۵]

(۲) امام غزالی: ”استاد کو بچوں کی بدسلوکی پر نصیحت کرنا چاہیے لیکن سزا کے معاملے میں اسے کھلے عام اور طوالت سے پرہیز کرنا ہوگا کیونکہ اس سے طالب علم اور استاد کے درمیان احترام کا پردہ ہٹ جاتا ہے۔“

(۳) ابن حجر رحمہ اللہ: ”استاد کو کڑی سزا دینے کا حق نہیں تاوقتیکہ وہ اس کے والد یا سرپرست سے اجازت نہیں لے لیتا۔“

(۴) معلم تپش Al.Qalishi: ”استاد صاحب ناراض ہو تو اس حالت میں اس کو مارنا نہیں چاہیے کیونکہ

ایسے موقع پر اس کی ذاتی احساسات حالات کو سچ کر سکتے ہیں۔ اسی معلم نے ایک اور اصول پر زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ استاد کو ذاتی وجوہات کی بناء پر سزا نہیں دینی چاہیے۔

سزا کے اسلامی ادب :..... جب کوئی بچہ زبانی تنبیہ سے کوئی اثر نہیں لے رہا ہے، سستی، غفلت، لہو و لعب یا اخلاقیات کی پامالی سے باز نہیں آ رہا تو اس کو سزا دینی چاہیے تاکہ اس کی حالت سدھر جائے مگر اس بارے میں فقہ اسلام میں جو ادب بتائے گئے ہیں نظر میں رہنے چاہیں۔ اس سلسلے میں جو ادب ”الموسوعة الفقهية“ (مطبوعہ وزارة الاوقاف کویت) میں لکھے گئے ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱..... چھڑی معتدل اور درمیانی ہو، نہ نرم و نازک شاخ اور نہ سخت ڈنڈا اور اس میں گرہیں بھی نہ ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حد لگانے میں یہ حکم دیا جاتا تھا کہ چھڑی لائی جائے اور اس کے جوانب سے گرہیں اتار لی جائیں اور اسے پتھروں میں رکھ کر کوٹ لیا جائے تاکہ وہ کچھ نرم ہو جائے۔

۲..... مار درمیانی ہو اور اس میں زور آوری کا اظہار نہ ہو، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ضرب بین الضربین و سوط بین سوطین (یعنی مار درمیانی ہو اور چھڑی بھی درمیانی اور مناسب ہو) مارنے والے کا ہاتھ اس قدر اونچا نہ ہو کہ اس کی بغل ظاہر ہو کیونکہ یہ حد سے تجاوز ہے۔

۳..... جسم کے مختلف حصوں پر ضرب لگائی جائے مگر سر، چہرہ، سینہ، پیٹ، شرمگاہ اور ایسے مخصوص مقامات بچائے جائیں جہاں مارنے سے آدمی قتل ہو سکتا ہے۔

۴..... فقہاء امت کا اتفاق ہے کہ مجرم کو الٹا کر مارنا یا باندھ کر مارنا قطعاً جائز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجرم کو الٹا یا باندھنا یا اس کے کپڑے اتار دینا ہمارے دین میں نہیں ہے۔ [الموسوعة الفقهية کویة: ج ۱۷، ص ۱۵۰]

☆.....☆.....☆

شفائے معده (کورس) سے معده کی تیزابیت ورم معده، معده اور آنتوں کا ورم (السر) آنتوں کی سوزش ورم جگر گردہ و مثانہ کی سوزش اور درد بھوک کی کمی، معده کی جلن، بدضمی، گیس، ثریل، گھبراہٹ، جسانی دردیں اور دائمی قبض کا شفا بخش علاج

تحفہ خاص

شفائے معده

(کورس)

جگر، معده اور آنتوں کی جامع الفوائد دوا

نوٹ: اگر آپ تندرست ہیں تب بھی یہ کورس کر لیجئے تاکہ بیماری سے بچا جا سکے (قیمتی تحفہ)

حکیم حافظ سید محمد احمد (لاہور)

042-38477326
0332-8477326